

لے بہائی تم کتنے ہی آلو دہ و ملوٹ ہو دامن توبہ تھام لو، اور امیدوار  
رحمت بن جاؤ کہ تم نہ ساحر ان فرعون سے آلو دہ تر ہو اور نہ اصحاب کہف  
کے کتنے سے زیادہ گندے۔ نہ طور پینا کے تپڑ سے زیادہ ٹڑھ کر جادا اور  
نہ ستوں خنانہ سے ٹڑھ کر بے قیمت، علام کو اگر حبس سے پر کر کے لاتے  
ہیں تو کیا عیب کی بات ہے جیکہ اس کا آقا اس کو کافر لقب دیتا ہے۔  
جب ملاسکہ نے عرض کیا کہ ہم کو اس مشت خاک کے فناوی کی طاقت نہیں،  
آواز آئی کہ اگر ہم اس کو تمہارے دروازے پہنچیں رد کر دینا، اگر تمہارے  
ہاتھ پہنچیں تو مرد خریدنا، تم ڈرتے ہو کہ ان انسانوں کی معصیت ہماری  
رحمت سے زیادہ ہو گی، یا اس سے ڈرتے ہو کہ ان کی آلو دگی ہمارے  
کمال قدوسیت پر داغ ڈال دے گی، یہ مشت خاک ہیں جو ہماری  
بارگاہ میں مقبول ہیں اور ہمیں ویبول ہیں، ان کی معصیت اُو آلو دگی  
سے کیا نقصان۔

سے کیا نقصان۔ شیخ شرف الدین محبی سیری (تاریخ دعوت و عزیت ۲۷: ۳)

ستمبر ۱۹۸۰ء

فی شماره ۱/۲۵



## متوکے اصلی نورانی سل کی خاص پہچان

- لیبل پر میو فایپرنگ لائنس نمبر 77/U18 ضرور دکھیں کیپسول پر 
  - اگر لیبل پر ذکر نہ ہو لائنس نمبر نہ ہو اور ایل لی مارک نہ ہو یا دوسرا مارکہ ہو تو چرگز نہ خریدیں۔

# نُرَانِش

درد، زخم، چوت، کٹنے، جلنے<sup>کی مشہور دوا</sup>

انڈیں کھیکل کھپتیں، مسونا تھے بخن جن، بیوپی

جسے کار لوری بی مانک)

جَبَّ

ل

وہ بخشش دوائیں

بس تشنبی و تجویز کو اپنی پیاری کے علاط نکلے کر مٹی مشردہ مفت حاصل کیجئے

新嘉坡總理司理事會，新嘉坡，一九一一年

بلاشز جمل احمد ندوی نے امیت آفیٹ و گولا کیج لکھنے

طبع کراکے دفتر تحریر حیاتِ خسرو، آمرو و ترقی و رام اعظم ندوۃ العلماء کیے گئے۔

卷之三

**بُشِّری میں** فَالْيَوْمَ كَيْفَيْتُ اور  
بُشِّری میں لَيْلَةٍ وَنَهارٍ حَافَتْ هے بَهْرَیْہ

# سہیان اور حلیات

ڈرائی فروٹ برفی  
 بکن بکن ہ فلاں ہ مان ہ برفی ہ کو کو سلائی برفی  
 در قسم کے تازہ و نفہ

# بُشْرَى

# سیلہانِ عثمانی والے

بھی میں نفس اور عمدہ چائے کے تھوک و خروہ فروش

Abbas Alauddin & Co.

WHOLESALE AND RETAIL TEA MERCHANTS

اپشن مکسچر کپ برائٹ	
اپشن مکسچر گولڈن ڈسٹ	
ہوٹل مکسچر فلاور بی، او، پی	
سوداگر مکسچر سوپ ڈسٹ	





# اکلیم اور لعلہ دار رہنم

۳۰

حقوق میں عدال ہے جس سے عدل و مساوات  
برقرار انسان کے دارا انتہیا ہے جس بے معنی  
انحرافات، نامن المقت، سکان، بس اور  
شب باشی ہے مجھے تو لئے درمیان کیسال  
وہ نفع حاصل ارز سلوک۔ تو اس آئیت  
بیس یہ بھائی کہ اگر کسی انسان کو یہ تحفظہ ہو  
کہ ایکست زیارتہ جو یاں رکھنے والی صورت  
میں عدل، انصاف کا تحفظ نہ ہو سکے ہا  
اور وہ اونکے درمیان حقوق میں نہیں مانند  
وہی انتہیا رہ کر سکے ہا تو اسے ہائیکی کی کمی  
کہ وہ ایک ہی جو ہی پر فناوت کرے۔  
وہ بادھ عدل جس کے تحفظ کی نظر ان  
سے آئیت کر رہے دلن استطیعوا ان تعداد  
بین انسان، میں کل گئی ہے۔ تو اس سے  
مراد جیس کہ پہلے نہ کور جوا قلبی عدل اور  
نسمی، پسچر تو ان تجمعوا ہیں لا اسرائیل کیلئے  
جاتا ہے۔ ابھی اسے مسلمانوں کا تھا اب یہی تھا  
دوسرے، توں کو علاج ہے رکھنا ہے اس ہے۔  
پھر حدیث کی مستند کتابوں میں یہ  
دعا ہے۔ تابے کہ حضرت خیلان نقشبی نے جب  
اسلام تجویز کیا تو ان کے پاس دس یہ یادوں  
تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنیس  
کسی چار کے اختیاب کا حق دیا اور رہاتی کو  
علامہ کردیتے کی تاکید کی۔ اور بھی متعدد  
صحابیہ کے بارے میں اس قسم کے داعیات  
مشکول، میں، پھر حال تعداد اور دوام کی اجازت  
کتاب و سنت میں صراحتاً موثق ہے۔ صحابہ  
تما بیعنی، الراجحہ تھدیں، علماء و فقہاء اور پورنی  
امانت کا ہے دوسریں اس کے جواز پر قول اور  
عمل اجماع رہا ہے۔

جہاں تک آئی کر میرے دل نستطیعوا  
ان تعدد لوا بین النساء، کا تعلق ہے تو  
اس کے سیاق و سیاق پر فنظر دانے سے خود  
اس کا مستہوم معین ہو جاتا ہے اس میں جس  
عدل کی نفعی کی گئی ہے اس سے مراد مدل تباہی۔  
یعنی اگر کوئی شوہر رہ جائے کہ تمام جو لوگوں کے ساتھ  
بُت بکار و لورہ بنا غلطی کی ایک کائناتی ریا ہو تو وہ حیر  
مددم اور تعامل موافق نہیں۔ ممانعت جس چیز کی  
کی گئی ہے وہ کسی ایک طرف بالکلی میلان  
اور حقوق زوجت کی ادائیگی میں عدم صاف  
ہے۔ اسی وجہ نے فرمایا گی "فلا تسموا اکل ایں"

یوں نہیں کہا گی کہ فلا تسلیم ۲ بعض المیں  
یعنی کسی ایک کی طرف تحریر اجنبی کا بھی نہ ہو  
کیونکہ غیر اختراری طور پر قلب کا میلان کسی  
ایک طرف ہو آئی جاتا ہے۔ لیکن اس تعلق خاطر  
کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ اس کی طرف بالکلیہ  
مالیں ہو جائے اور دوسرا کی وجہ سے منحو  
مودر کر بالکل بے تعلق ہو جائے اور اسے  
مغلوق بنانے کا کچھ ٹردے ہی بات آگے بیان  
کی گئی ہے فلا تسلیم ۲ کیلیں قتلزد رہا

الْمُحَمَّدُ هُدًىٰ أَنْسِيَ فِيهَا مَلَكٌ وَلَا تَرَاخِي  
فِي سَرَكَ وَلَا مَلَكَ -

کا معلقہ۔ معلقدہ گورت ہے جس کی طرف  
اس کا شوہر متوجہ تھا ہو، حقوق زدرجت ادا

نہ کرے اور اس کی حالت یہ ہو کہ حقوق زوجت سے محروم ہونے کی وجہ سے نشہر والی کہلانے کے لائق چو اور نہ عیراثادی شدہ عورت کی طرح آزاد ہو کہ کسی مرد سے نکاح کر لے۔

اور تعدد و ازدواج کی ایامت والی  
آئیت فی المکہ اما طاب لکھہ من النسَاءِ،  
مثنی و شداث و س باع میں تعدد و ازدواج  
کے جواز کے لئے آگے کے ڈگریوں پا دنستہ  
ان لا تعدد بی ۲ مخواحد کا، میں جس عدل کی  
شرط اٹھائی گئی ہے اس سے مراد قوس نادی

۱۰ تعدد ازدواج " کا مسئلہ اسلام کے  
ان مسائل میں سے ہے جنہیں مغربی تہذیب  
کے علم برداروں اور ان کے مشرقيہ ہمزاں  
نے بہت زیادہ نقید و ملامت کا نشانہ بنایا  
ہے اور اس حکیما ذ قانون کو ظالمانہ اور  
تہذیب تہذیب کے منافی قرار دیا ہے مغرب  
کے دانشوروں کا کہنا ہے کہ اس سے عورتوں  
کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔ ازدواجی رشتہ  
کمزور پڑتا ہے اور خاندانی و معاشرتی نظام  
انتہار و اختلال کا شکار ہوتا ہے اسلئے  
ا نتھم ہذا چاہیے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ  
جو اس فکر کا حافی ہے وہ اپنے اس عدالت فکر  
کی تائید میں قرآن کریم کا بھی سہار لینا چاہتا  
ہے اور کہتا ہے کہ قرآن کریم میں مردوں کو  
ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت اس  
شرط کے ساتھ دی گئی ہے کہ بیویوں کے  
درمیان حقوق کی ادائیگی میں عدل و مسادا  
برتا جائے اور شوہر کا تعلق تمام بیوں کے  
ساتھ مساویا ن ہو، چنانچہ ارشاد ہے:-  
فَإِن كُلُّ عَاطَابٍ لِكُلِّ مَنْ أَنْتَهَا، مُثْنَى وَثُلَاثٌ  
وَرَبِيعٌ فَعَانِ خَفْتَهُمْ إِن لَا تَعْدُ لَهُمْ أَفَوَاحٌ

( سورہ النساء )

عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کر لو  
دو عورتوں سے اور تین یعنی عورتوں سے اور  
چار چار عورتوں سے، بیس اگر تم کو احتمال اسکا  
بڑک عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک ہی بی بی پر بیس کو  
اد ر آگے جیل کر اسی سورت میں وضاحت  
کر دی گئی کہ عورتوں کے درمیان عدل و  
نفع و نفع نہیں۔

العاف برنا اساتی خواہ سے ہاد جو  
ناممکن اور اس سلسلے میں مرد سے جو رذالم  
کا تحسین ناگزیر ہے، پچانچہ کہا گیا  
ولن تستطیعو ان تعد نوابین النساء دلو  
حصتم (رسول و النبیوں)  
اور تم سے یہ توکیبی نہ ہو سکے گا کہ سب  
یہیوں میں برابر سرکبوں کو تقدیما کی جو پڑا ہے۔  
پس جب اس آیت قرآنی کی تصریح  
کے مطابق پیریوں کے درمیان عدل کا قائم  
ناممکن الائق تھہرا تو تعد دازدواج کی اس  
بنیاد کی شرعا کے فقدان کی وجہ سے اس کی اجازت  
و اباحت بھی ختم ہو گئی۔ لیکن یہ ایک ایسا استدلال  
ہے جو عقل و نقل، قرآن و حدیث کی رو سے  
کوئی تکاری، اسلام کو رحمہ سے ۱۱۷، پنج

حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ عورتوں کی یادداشت عام طور پر مردوں سے کم ہوتی ہے۔ اس لیے قرض کے عاملہ میں عورت کو گواہی میں لینا ہر تو ایک عورت کی جگہ دو عورتیں گواہ مفترک جاتیں تاکہ آئندہ بب کبھی گواہی میں بتوتو دنوں مل کر ایک دوسرے کی یادداشت کی بھی کی تلافی کر سکیں۔

یہاں میں یادداشنا پاہتا ہوں کہ جدید تحقیقات نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ مرد کے مقابلے میں عورت کی یادداشت کم ہوتی ہے۔ روس میں اس موضوع پر اتفاق سائنسی تحقیق کی گئی ہے اور تائی تحقیقات کی صورت میں شائع کیے گئے ہیں۔ اس تحقیق کا خلاصہ اخبارات میں آچکا ہے۔ نبی دہلی کے اخبار "ماہس آف انڈیا" (۱۸ جنوری ۱۹۷۴) میں یہ خلاصہ حسب ذیل الفاظ میں شائع ہوا ہے:

کہ ممالین نے اس سلسلے میں کہ قرآن کے اندر داعلی تفصیلی کوٹش کی ہے، مگر یہ تمام کی تخلییں ہیں۔ کہرا تجزیہ فوراً اضافہ کر دیتا ہے۔ مثال کے مابینے کہ قرآن نے ایک طرف بیش سی کار تمام انسان برابر ہیں۔

یا ہے کہ :

لے لوگو، لپٹے رب سے نے تم کو ایک جاندار سے اور اس جاندار سے اسکا دید کیا اور ان سے بہت سے عورتیں پھیلادیں ۔

(النسار)

ب (خطبۃ حجۃ الوداع) میں علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام آدمیتیں سے تحریر

ہیں اور ادمی کے  
کے مطابق عورت کا بھی وہی دھج  
ی جو مرد کا ہے۔ مگر علاؤی نہیں  
قرآن مساوات انسانی کا علم تدریز  
سری طرف اس نے عورت کو سماں  
ام دے دیا۔ چنانچہ گواہی کے  
یہ قانون مقرر کیا کہ دو عورتوں  
یک مرد کے برابر مانی جائے گی۔  
سر غلط فہمی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ  
عام حالات میں دو عورتوں کی گواہی  
کے برابر مانی گئی ہے مگر اس کی نیما  
باز نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ قطعی  
سری ہے۔ یہ حکمرانی کی جعلیت

جے دہیں اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے  
یہ کم جوتنی یہے تو یہ عین مطابق حقیقت با  
ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے  
برابر کھی جائے۔ قرآن کا یہ قانون قرآن  
میں تضاد ثابت نہیں کرتا بلکہ یہ ثابت کہ  
ہے کہ قرآن ایک ایسی سیکی کی طرف سے آ  
ہوا کلام ہے جو تمام حقیقتوں سے باخبر  
یہی وجہ ہے کہ قرآن کے احکام تمام ہلوں  
کی پوری رعایت پائی جاتی ہے۔  
(امنار حکمت قرآن لاہور)

جب تم ادھار کا مصالکر و  
لولوکھ لیں کرو) اور اپنے  
وہ میں سے فدم دلناکو گواہ بنالو  
اکر دو مرد گواہ نہ ملیں تو ایک مرد  
دو عورتیں، لیے گا ہوں میں  
سے جیسے کو تم اپنے کرتے ہو، تاکہ  
دونوں عورتوں میں سے کوئی  
رجھوں جائے تو دوسری عورت  
کو باددا دے" (بقرہ)  
اس سے کے الفاظ واضح طور پر تباہت  
اس تکلیفی بنیاد پنجی انسان رہنہیں بلکہ

سینیت میر جنید صفو  
سر فہرست شاہ ولی اللہ صاحب "کنام" ہے  
جنہوں نے ملکی سیاست پر گہرا اثر ڈالا، محکمہ اذار  
کنہیں آئینہ کیس اور اقتضا و بیات کے یاریک  
ممالک کو ساتھ مبارک کے ساتھ پیش کیا انہوں

نے بندیا کا بادشاہ کو کہا ہونا چاہئے بادشاہ اور رعایا کے درمیان تکمیلی طرح کے تعلقات ہونا چاہیں اور بادشاہ کے کیا کیا اوصاف ہوں وغیرہ وغیرہ، اور حب شاہ دل اللہ الدہلوی نے دیکھا کہ مرستہ ایک عظیم طاقت بن کر اپھرے اور دیکھنے ہی دیکھنے سارے ہندوستان پر چھاگے ہیں تو انہیں اسلام اور سلطنت اسلام سخت خطرہ میں معلوم ہوئی، انہوں نے احمد شاہ ابڈل کو دعوت دی جس نے اُک مرہٹوں کا زور توڑا، جب علار نے دیکھی اک سلطنت کا ضفت دوڑ ہی نہیں ہوتا تو انہوں نے چاہا کہ صاحب استقامت، جری، شجاع اور اولو العزم لوگوں کی ایک ایسی جماعت تیار کی جائے جو اسلام کی حفاظت کا کام انعام دے اور

بُو اسلامی حکمت دا، اُب اسلامی حکمت دا، اُب اسلامی حکمت دا  
اگر مسلمان سلطنت سے خروم بھی ہو جائیں  
تب بھی اسلام بہار سے نہیں مٹے اور یہ لوگ  
اسلام کی حفاظت کرتے اور مستقبل کو سنبھالدے  
ہسترنانے کی کوشش کریں پھر وہ علماء کی  
ایسی جماعت پیدا کرنے میں مصروف ہو گئے  
خدا کو یہ منظور ہوا کہ مسلمانوں کی سلطنت  
کا چراغ محل ہوا اور انگریز بہار کا نظام بحالیں  
اور ہندستان کے خونی انقلاب کے بعد انگریز  
ہندوستان پر قابض ہو گئے، انگریزوں کے  
برسر اقتدار آجائے سے اسلامی تہذیب کیلئے  
بہت بڑا خطرہ دیوبیش ہو گیا، اگر انگریزوں  
کے علاوہ کوئی دوسرا برسر اقتدار آتا تو اتنا بڑا  
خطروہ نہ ہوتا، لیکن انگریز جو زندگی کا ایک  
معیار، نیا افتخار، نیا فلسفہ، نئی زندگی، نئی

لُقْيَه ص ۸

سوال - کسی شخص نے چاکر کت والی یا قبضہ کو کت والی نماز میں بھر لے سے دو کوت سلام پہنچ دیا تو اب کیا کرے،

جواب - صورتِ سورا میں انھوں کو اسی نماز پر اکرے اور حجہ سہو کرے البتہ اگر سبھی نے کے بعد کوئی ایسی بات ہو گئی ہے تو سے نماز جاتی رہتی ہے تو بھر سے نماز پڑتے

جزبات سے کھیلنے کا موقع نہ دیا جائے۔

قرآن، بائبل، گور و گرنتھ صاحب اور ولیم کے خلاف بزرہ سرافی کرنے والوں کی سرکاری سرپرستی کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو اس کے تماشی یقیناً بہت ہی خراب ہوں گے۔ نت نئے فتنے جلانے اور معقولیت پسندی کے نام پر ذہب اور اہل ذہب کے خلاف گال گلوچ کا یہ سلسلہ ہر حال میں بند ہزنا چاہئے۔

(دعا و سُنْتْ تَعْلِیم)

٨ صيغة

1

کی جائے اور اس پر باہمی عائد کی جائے  
تینیں ہوتا۔ اب اگر کم و کمی خواہش  
کرنے والے مسلمان مردوں کی تعداد کی کمی  
بے باخوبی پہنچتا فنا فیض دے سکتی

او منقی میلان بھی سب میں ایک درج کا  
تینیں ہوتا۔ اب اگر کم و کمی خواہش  
کرنے والے مسلمان مردوں کی تعداد کی کمی  
بے باخوبی پہنچتا فنا فیض دے سکتی

دو بھی کارہ اچ ایک فیض سے کم ہے۔  
جیسا کہ اخبارات میں شائع ہے والی

حقیقی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے اس  
اس کی وجہ سے یہ تو اسے ایک کارہ

ایک فیض سے بھی حق تکافی اور حرج رکام  
کے واقعات شاذ نادر ایک بھی کارہ

قد ازداج اچ اے رش بھی زیادہ تر کیا  
و خشکار بھی تھے اسے بیل۔ اس نتائجی

شادیوں کی تقویٰ ایجادت وی جائے تاکہ  
کو قمع قرار دے کر سے تاجار طریقہ پر

چڑی پھی شہوں رائی کی ایجادت دی جائے  
کو قمع اور کرکے خود میں ہر فرضہ میں ایجادت دی جائے

او ماشیہ میں فیض میں ہر فرضہ میں ایجادت دی جائے  
کا خالیہ کرنا یہی کہ نہ دست ان کے حق میں

منی نہ رک کے پیٹے اور دن جو طریقہ  
میں خلیل ہندب کے بھاریوں اور ائمہ

مقدمہ نے حکومت سے کہا انتہی حات  
دوسری صورت کو سیکھ کر سکتے ہوں اور

کی بات ہے۔ اسلام کی خصی  
تفاضل اور مشتری میڈر توں کا یہی اکتے

جواب ہے۔ بے غایبی کی ناجاہہ پڑھا جائے

نہیں ان کے خود یہی سلزا یادہ اہمیت  
کو کوکہ دوں اللہ علیہ وسلم نے غیرہ لایا ہے

جواب ہے۔ صورت میں قیام یہی دو کوئی  
صلوٰی کل براد فاجر گلیت، ن

سوال۔ شہرہ ایک بھی کوئی کوئی نہ کرہے  
پوری کے گھر کا ناجاہہ پڑھا جائز

کرنے سے خود بخوبی سماں آتی ہے مرد جسمانی

تو ایسی اور صحت و تدرستی کے لحاظ سے عورت  
پر یعنی کو قوت رکھتے ہیں۔ عورتی کیے حالاً

کا حامل ہے، وہی اس کار و دار ہیں جو مکا  
دینے کریں جیسا منہلہ ایمان اللہ علیہ وسلم

سے گرفتی ہیں جن میں کی جات و زینت ہیں  
کی تکمیل کے ساتھ اسے اور

اور جو گھر بھی اس کے ساتھ اسے اور  
تفقیہ کی کامیابی کے ساتھ اسے اور

ہوس اس کی خلائقی میں مسلسل بڑی اہمیت  
کا حکم دے کر اس کا حافظہ کر کے جائے

ان حالات میں وہ شہرہ کے جنسی مطابق پر  
یہیں پہنچ کرے یہیں بھی اس کے ساتھ اسے

کہ اسیں دل اور بروقوں کے دریاں نے جائز  
غیر دوام ازدحام کی کامیابی کی تھیں

کے اسیں اور صاحبہ کی جنسی خواہش  
سالا ہیں کافریں کا فرقہ ہوتا ہے اسیں میں

لے کی۔ ملک ساشارہ دشی خالقی کی درود  
سے کلمیہ عاری ہیگا۔ زندگی کا کامیابی

او منہ میں پر شان ہر چکا ہے جو مشتمل ہے  
کہ اسیں اپنے اسیں کے ساتھ اسے کیا کرے کو

ملکوں میں تھا اور دن بھر کی تھیں  
اگرچہ ہم ازدحام کی تھا اور کیجیے کیا کرے

ہندو مددوں میں تھا اسیں کے ساتھ اسے کیا کرے  
یہیں پریکت تھا اسیں کے ساتھ اسے کیا کرے

بشك جائیں میں اسیں کے ساتھ اسے کیا کرے  
وہ اسیں کے ساتھ اسے کیا کرے

او منہ میں اسیں کے ساتھ اسے کیا کرے

# سوال و جواب

ترجمہ: نجم الدین مسلم فضلا دوم

استاد عبد الحمید احمد

## سامراج کی تصویب بندی

ان خونوں میں سے بکہ کہتے کہ ہم مل  
مشق باطل ملکی کے فوتوں بکہ ہم مل  
جنما پہنچ کر ہماری بھیں است، ہمارے خدا  
کی بیانات اور ہمارے سارے منہجے فیصل  
بکہ تکمیل کے خرچ بندی کے بھی کہاں  
بوجاتے ہیں، مسلمان پر بالائی اور کاس

بکہ ہم بکہ روانہ ہوئے کہ جان بناءجا تھے، وہی  
کے بھی دشنهیں بکہ سارے منہجے فیصل  
خانوں میں اس طرح بخات اکا ملکی خات  
کو خصوصی اور خود بکہ کریں کہ اسیں شدید  
کہا شدید ہے، تکمیل کے خرچ اور دنیا کے  
تمدنیں نظر آئتے، این منہل منہلین ہے

اویں اعتمان کی طرح اس کا جو جو جی ایک جا  
بیکوں پر کارہ بکہ ہوئی ہے اور دلوں  
جس کی وجہ سے کارہ بکہ جانے اور کوہ  
تکمیل کے خرچ اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
اسیں دل کا خرید ہے، اسیں پل انگل کے  
سر ایکے، اسیں پل انگل کے خرچ کرنا  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
اسیں خود جو خات اکا ملکی خرچ کرنا  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

کے بھی ملک کے خارجہ کے عین خلاف  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں

بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں  
بکہ جانے اور خود بکہ کریں کہ اسیں





کی مناسبت سول اللہ علیہ السلام  
نے ایک مردہ سنت کے احیا پر مشہد  
کا ثواب بتایا ہے لیکن ہمارا یقین مردہ ہے  
نہ اجر و ثواب کا یقین ہے نہ مذاک و مدعوں  
کا اس لیے اسلام کی اپنی نامنفات سے حمل  
ہوتا ہے کیونکہ ہم نے ملنات کے داروں میں  
قدم ہی نہیں رکھا، اس ہم دنیا کی ملنات کے  
اندر پڑتے ہیں۔ اسی لیے اسلام کا چھوٹا  
پیاوی ملتی فد گنا اے کم جو باداں ہم  
فِ عَنْلَةٍ مِنْ بُلْبُلِ ہے اسے  
هَذَا بَلْكَ لَمْعَ بَلْبَلْ ہے  
ظَالَمُونَ ۝ ۰ ۰ ۰  
قبر واللہ چھاتی اسی بھوں قبر واللہ اپنی  
کوٹ رہنے ہیں چھاتی کوٹ رہت جیسا تام  
کر رہے ہیں۔ اس غم میں کر دنیا کی تندیگ برداہ  
کی اور دنیا کے ساری عیش و قسم میں پر کرغا

اس کی مثال یوں جسم کو میں کور دیاں  
(جہاں کی ایک بیارت) گیا میں پلٹنے پڑتے  
مشکل ہوں پسروں میں طاقت نہ دل میں  
ہوت، سخت گرمی کا موسیم دوپھر کیا وقت  
رُچل رہی تھی۔ من خجل سادی نے والی گرم ہوا۔

اگست ستمبر ۱۹۸۵ء  
ہوت سے ہوا، پھر سو رات میں اسی  
نہایت خوش اخلاقی کے ساتھ مولانا  
شان حسنی مرحوم کی نظم تحریک ندوہ،  
پیش کی، اس کے بعد ناظم الامالائی  
میں احمد نے اپنا افتتاحی متعال پیش  
کیا، متعال کے بعد صدر جلسہ حضرت مولانا  
لانڈ صدراقی تقرر فرمائی، جسیں انہوں  
نے اپنے طویل تجربات و مشاہدات کی روشنی

ہوں انہیں مسائل جانا گیں۔  
دوسری بات یہ ہے کہ ان چند  
دنوں میں آپ اہل قریۃ اور اہل خازن کے سامنے  
ایسا نمونہ پیش کریں کہ وہ دینی تعلیم سے  
مطہر ہوں اور انہیں اختیاد ہو جائے کہ  
میر نے اپنے بھوک کو دری مدرس میں رجی  
کر کرچھ مصالحہ نہیں کیا بلکہ ان بھوک میں اور  
انہیں دینی تعلیم سے متعلق امور کا فرق نہیں ہے۔

## حضرت مولانا مظاہر کا خطاب عام

کی اور سامنے کی جانب سے واہ واد اور  
سچان اور کی صدائیں بلند ہونے لگیں،  
چند اشعا آپ بھی بلا حظ فرمائیں :  
ولن ایک سو ایک تھم رات کر دھو  
وہ دوست ہو دشمن کو بھی تھم مات کر دھو  
ہم ناکشیں تم سخن آرائے سر ہام  
اے آکے بل دوستے کلات کر دھو

پھر سلسلے دعویٰ مار بسیدین تاہم  
 پر بخاری ہر بس بخاری نظر دنیا وی فوائد اور  
 ظاہری تیپ تاپ پر ہے۔ قرآن نہ کیا خوب  
 فرمایا:  
 بَعْلَمُوتَ ظَاهِرًا مِنْ جاتے ہیں اور باور پر  
 الْعِيَاةِ الدُّنْيَا وَهُنْ ذیا کے عینے کو اور وہ  
 عَنِ الْآخِرَةِ هُنْ لوگ آخرت کی غیر  
 غافلُونَ نہیں رکھتے۔  
 دنیا کو محبت سے درکھنا اور اس کی محبت  
 آخرت کا حجاب بن جاتی ہے اور دنیا سبز باغ  
 معلوم ہونے لگتی ہے مگر یہ کیا انعام ہوتا ہے

نواب صاحب سے یہ ہے اپنے اس وادت  
اسٹیشن (کورڈ وال آسٹیشن آبادی سے کسی عمل  
وہ ہے) پر دل پڑے جائیں، میں یہ سن کر گھر گئی  
اسٹیشن جانا اور تمہارے بھیے مخدود رکے لیے اس  
دو پہر میں محال اگر نہیں تو پھر ضرور ہے تو  
صاحب میری نگاہوں میں محبوب تھے مگر  
ان کے حکم سے میں بدل ہو گیا۔ میری مخدودی  
لامان ان نواب صاحب نہیں کرتے اور اس  
دو پہر میں اسٹیشن جانے کو کہہ رہے ہیں، تو  
رام کے یہاں کا کھانا جو سہ تھی قسمی اور مغرب  
تھا مرے لیے زیر علم و معرفہ لگایں نے

دیکھوں یہیں رہیں اسماں پر ہے  
دوسری بات یہ کہ میں آپ سب سے  
درست کے ایک ذمہ دار کی حیثیت سے  
چار باتیں اس وقت خاص طور پر کہتا ہوں  
یہ باتیں میں نے اس سلسلے یعنی تجھی کی ہیں  
اور آج پھر کہتا ہوں کہ آپ کو اس وقت  
چار کام کرنے ہیں ۔

1 پہلی بات یہ کہ آپ سب ہر جگہ یہ  
صلالکائیں اور پتے خاندان اور محلے کے  
بزرگوں سے کہیں کہ اس وقت کا سب سے  
بڑا مسئلہ ہے کہ آپ اپنی آئندہ انس

فارغ ہو کر جا رہے ہوتے میں ان سے خدا  
 طور پر خطاب ہوتا ہے کہ آپ جو کچھ بیان  
 حاصل کیا ہے اس سے کیا کام آپ کر لین  
 ہے اور اپنے آپ کو ملک و قوم کے صالح  
 کس طرح سے پیش کرتا ہے جن طلبہ کو  
 دوسرے سال آنا ہوتا ہے ان سے یہ  
 تحریک میں مستعار روزِ شب میں کفن پر عرض نہ کیا  
 ترے عجس سے حب پرستی میں بھی حب پر ہوں تعزفہ بے کیا

خدا نے ایمان کی جو روشنی ہم کو دی ہے جسے یہ بڑی روشنی ہے مگر اس روشنی میں افراد کو شکش کرنی چاہیے جس طرح دیے۔ جسے یہ پت سے ترقی کر کے جلیاں اور ان ان اس سے آگے سوچا رہا ہے ہم کو ایمان کی روشنی کو بڑھانی پا ہے آج طرح جملی کی روشنی میں دیے اور یہ پر اندھیری لکھتی ہے اسی طرح آخرت کی نعمت اور احتوں کے آگے دنیا کی راحیں پہنچانے کوول گی۔	بات ہے ایک معصوم سا بچہ کی صل رہا تھا میں نے محبت سے اس سے پوچھا ہیئے کیا پڑھتے ہو۔ اس نے ایسا غلط اصریہ ہودہ جواب دیا کہ میں مبہوت ہو کر رہ گیا میرے دل پر جیسے بچھوٹے ٹنک مار دیا۔ میں نے کہا جاؤ ساجھا جاوے تم نے ایسا تہر دیا کہ اس کا تیاق مل گی ہے۔ تمہارا قصوٹ نہیں تمہاری تو فطرت صیح تمہی۔ تمہارے باپ نے تمہاری فطرت بکاری بیچپن ہی سے تم کو غراپ کر دیا ایسے ہی چے قیامت میں کہیں گے۔	فنا اور صرف فنا، انجمام قبر ہے اور قبر ایک حرث کدھ۔
عترت و تسرت   جاؤ اور قبرستان والوں سے پوچھو، دولت سے کھبلے والے اور عیش و تنعم میں زندگی گزارنے والے خاک کا پروندہ ہیں۔ تم کو یہ شہر خموشان بنائے گا۔	کَزَّرَكُونَا مِنْ جَنَّاتٍ وَ مَعْوِنٍ وَرُدُوعٍ وَمَعَامٍ كَيْمٍ وَذَعَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِنَّ	

سید را ہوئے وہ سے سانہ ہوئے  
لی پیش کر سکیں، جب اس خیال سے نہ ہو  
نیاد پڑی ہے تو اس کی ضرورت تھی  
کوئی ایسا ادارہ ہو جہاں سے ایسے افراط  
بدر مہول یحوزہ نہ گی اور اس کے تقاضوں  
ورعات سے اچھی طرح واقعہ اور گاہ  
ہوں۔ اس لیے تجمعۃ الاسلام کا ہونام مردی ہی  
تھا اور اس کی اہمیت و افادیت مسلم  
میرے غزیرہ! یہ الاسلام کا  
و خیرہ کتب بہت منفرد ہے اس سے آپ  
فائدہ اٹھائیں۔ میں فخر اس سے

**۲** دوسری بات یہ ہے کہ اردو زبان  
ہم بالکل بھولتے چلے جا رہے ہیں اور یہ  
انگلش پیدا ہونے لگا ہے کہ ساری آئندہ  
انلیس عربی تو کیا اردو زبان بھی سمجھیں گی  
یا نہیں۔

**۳** تیسری بات یہ ہے کہ معاشرہ کی  
الصلاح یعنی، شادیوں میں کس کس طرح  
کے جمیز کی شرطیں لگائی جاتی ہیں اور نہ جانے  
کیے کیے رسوم تبادیہ مسلمانوں میں رائج  
ہو گئے ہیں، آپ اس کی اصلاح کا بڑا

لگوں کو عجیب سا لگے گا، لیکن میرے بھائی  
آپ کو اس عید الاضحی کی تعطیل کے موقع  
خندیاں تھیں خاص طور سے کہنے کے لیے جو  
کیا گیا ہے۔ ان ایام کی چیزوں سے متخلص  
آپ سے کہنا چاہئے کہ آپ ایام آشر یعنی  
ایام نحر کی بھی میں گھر جا رہے ہیں یہ کوئی  
قراچاکر با اوقات شاعر پڑا ایک شعر میں وہ  
بات ہے جو کی خوبی کے ساتھ کہہ دیتا ہے جس کو لدا  
کرنے کے لیے طویل مقالہ بلکہ پوری کتاب  
لکھی جائے تب بھی شاید اس سے بہتر طریقہ  
سے ادا نہیں موسکتی، آپ اپنی پوری تعریف  
یا پورے مختصر کا خلاصہ ایک شعر میں پیش

کَذَلِكَ وَأَوْرَثَاهَا مُتَّهِمًا  
أَخْرِفَنِهِ ۝

بہت سے چھوڑ کر باغ اور جنگلے اور  
کجتیاں اور گھر خانے اور آرام کا سامان  
جسیں باہم بنایا کرتے تھے۔ یوں ہی  
ہوا اور وہ سب ہاتھ لگایا یہم تے ایک

حُكْمٍ میں برکت | فرمایا۔ ہم غریب  
کو تم ہم کو کے حاول کوہا تو تھے۔ اب خدا

رَبِّنَا إِنَّا أَطْعَنَا  
سَادَتَنَا وَكَبَرَافَنَا  
ذَاصْلُونَا التَّبَيِّنَا  
وَهُنَّ بَچے اپنے مرجوں کی شکایت کریں گے کہ  
انہوں نے ہماری زندگی برباد کی۔

فائدہ ہو جاتا۔ ۱۵ ہزار دبے آپ کو مل جائے  
خیر کسی سے کہہ دیتا ہوں، ۱۵ ہزار کا نام من  
کریں۔ ستم میں اہر دوگئی۔ ۱۵ ہزار لکھنے والا  
میں صرف استثنیں جانتے پر میں کسے کتنا  
ستا سودا ہے اب خون دوڑتے لگا۔ ۱۵  
ہزار کے سلفتے معذوری ختم ہو گئی جسم میں

۳ چوتھی بات یہ ہے کو غیر مسلموں  
کے سامنے آپ حسن اخلاق اور سنبھالی  
کا نمونہ پیش کریں۔ ان کو لپٹنے آپ سے  
اور لپٹنے نہ ہستے انوس کریں۔  
یہ چار باتیں آپ سے آج خصوصاً کہانی

مالوف

”صحت با اهل دل“

مردم

مولانا مسیح  
ابوالحسن علی شہروز

لکھوں کے بیجا ستم جلی پر کھہ ہو گئے یہاں

لیجئے، دوسری یہ کہ اس تذہ کرام کی محبت  
سے فائدہ اٹھائیے، ان سے یہی کہ  
آپ کو کون کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے  
اور کتابوں سے کس طرح فائدہ اٹھانا  
چاہئے۔ آپ الاصلاح کے کتب عناء،  
اس کی بزم صحافت، بزم سیدمانی، بزم خلافت  
شیعیہ کتب اور شعبہ رسائل سے فائدہ  
الٹھانیے لیکن ساتھ ہی ساتھ اپنے اسائد  
سے مرابط جال سکئے۔

ایس میں تین ایکین اور وارث داران  
الاصلاح کو اس کے افتتاح پر علاوہ کاد  
درتا ہوں اور ان سے امید کرتا ہوں کہ  
وہ الاصلاح کی رسم و رسمیت سے مدد و تسلیم

## شمعة الأصل على كلاب

کا افتتاح  
جب ارالکسین و محمد بیدار ان جمعیتہ  
الصلاح کا انتخاب حل میں آگی تو حضرت  
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی تھی زیر صدارت  
چارخی الجو کو جمیعت الاصلاح کا اقتدار تھی  
جلسوں اور جلس کا آغاز تھی رادن حلالی کی

ہیں اسی سلسلے کو کہا گیا ہے و ان من  
البيان لـ الحـرـاـحـدـ و مـرـضـ قـرـلـاـ. اگـر  
آپ نے اپنے سایہ پر تو اپنا تصریح المقادن کے ذمہ میں  
جـزـئـیـهـ حـرـجـ یـکـ حـدـمـ مـعـنـیـ مـدـاـتـ جـزـئـیـہـ خـرـمـ مـعـنـیـ مـدـاـتـ کـیـہـ۔  
حدـ خـرـمـ کـیـ مـلـقـ آـتـرـیـ کـےـ بعدـ  
تحـ کـہـ یـہـ دـوـقـ شـرـیـ عـصـلـ خـرـمـ بـھـلـ۔